حسنین کریمین کی

شان و عظمت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھ سے عرض کی کہ رَبّ تَعَالٰی فرماتا ہے: "اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سَلام بھیجے، میں اس پر دس (10) سلام بھیجوں؟ (نسائی، ص ۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)

رَبِّ اَعْلٰی کی نعمت پہ اَعْلٰی دُرُود
حق تعالٰی کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُحَرَّمُ الْحَرام شَرِیف کا بابرکت مہینہ جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہلِ بیتِ اَطہار اور اِمامِ عالی مَقام، امامِ تِشنہ کام سَیِّدُنا اِمامِ حسن مُجتبیٰ اورامام حُسین، کَرِیمَین، سَعِیدَین، شَہِیدَین، قَمَرَین، مُنِیرَین، طَیِّبَین، طَاہِرَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجمعین کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، آیئے! اسی حوالے سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وَعظمت کے بارے میں سُننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن دونوں شہزادوں سے بہت مَحَبَّت فرماتے اورانہیں ذراسی تکلیف میں مُبتلا دیکھنا پسند نہ فرماتے۔

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا!

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حُضُور نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر تھے، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں اور عَرْض کی: حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہوگئے ہیں، اُس وَقْت دِن خُوب نِکلا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجمعین) سے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کوتلاش کرو، ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حُضُور نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ چل پڑا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسَلْسَل چلتے رہے، حتّٰی کہ ہم ایک پہاڑ کے دامَن میں پہُنچ گئے، (دیکھا کہ) حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اَژْدَھا اُن کے پاس اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نِکل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تیزی سے آگے بڑھے تو وہ اَژْدَھا حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر سُکڑ گیا اور پھر پتھروں میں چُھپ گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تَشْرِیف لائے اور دونوں کو الگ الگ کِیا اور ان کے چہروں کو صاف کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قُربان، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

www.dawateislami.net

ہاں کتنی عِزَّت والے ہو۔(معجم الکبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب الخ، ۳/ ۶۵، حدیث:۲۶۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے اس قَدَر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ دونوں شہزادوں کو کسی تکلیف میں مُبْتَلا دیکھنا بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو گوارا نہ تھا، اِسی لئے جَب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا گم ہوگئے ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بے قَرار ہو کر صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ ان کی تلاش شُرُوع کر دی۔اس کے عِلاوہ بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارَکہ میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں شہزادوں سے بے اِنْتِہا مَحَبَّت کا ثُبُوت مِلتا ہے۔ چُنانچہ حَضْرَتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی گئی کہ اہلِ بیت میں آپ کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حَسَن اور حُسَین۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضْرت سَیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچّوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔

(ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، ج۵، ص۴۲۸ حدیث:۳۷۹۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: مَحَبّت کی بہت قِسْمیں ہیں: اولاد سے مَحبت اور قِسْم کی ہے، اَزْواج سے اور قِسْم کی، دوستوں سے اور قِسْم کی۔ اولاد میں حَضراتِ حَسَنَین بہت پیارے ہیں، ازواج میں حضرتِ (سَیِّدَتُنا) عائِشہ صِدِّیقہ، مَحْبُوبۂ مَحْبُوبِ رَبُّ العالمین ہیں، دوست واحباب میں حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں مزید فرماتے ہیں: حُضُور انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور کے پُھول تھے پُھول سونگھے ہی جاتے

ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا انتہائی محبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا ، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنت رسُول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴۱۸/۸)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ہم بھی اِن حضرات کی مَحبّت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی سیرت وکردار پر عمل کرنے کی نیّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنیّت اور اَلقاب:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت "ابُو محمد" ہے۔ اور لقب "تقی اور سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبطُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" ہے، نیز آپ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادتِ مُبارکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3ہجری کی شب میں مدینۂ طیبہ زَادَ ھَااللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حُکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔ (تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ وروضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۶)

آپ کا نام، اِمامُ الانبیاء، سَیِّدُ الاَسْخِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رکھا۔ مکمل واقعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کا مُژدہ پہنچایا۔ (تو) حُضور پُرنُور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا کہ اسماء میرے فرزند کو لاؤ، حضرتِ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (امامِ حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے کان میں اَذان اور بائیں میں تکبیر فرمائی اور حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرْجمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَا رَسُوْلَ الله! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے ''حَرْب'' نام رکھا جائے، باقی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانحِ کربلا ص ۹۲ ملخصًا)

وہ حسن مجتبیٰ سیدُ الاسخیاء

راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

شعر کی وضاحت: وہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ سخیوں کے سردار ہیں، جو کہ اپنے نانا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے کندھوں پر سُوار ہوتے تھے، اُن کی ذاتِ مبارک پر لاکھوں سلام۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَدَاء، راکبِ دَوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ہجری کو مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کا نام، حُضُور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''حُسین'' اور ''شبیر'' رکھا جبکہ آپ کی کُنْیَت ''اَبُوعَبْدُاللہ'' اور آپ کا لَقَب بھی ''سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ (رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَواسے)'' اور ''رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل'' (رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے اور اپنے برادرِ اَکبر کی طرح آپ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً وسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشھید... الخ، ج ۴، ص ۴۰۲۔ ۴۰۴)

www.dawateislami.net

کیسے نام رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے۔ آیئے! اسی ضِمْن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیجئے۔ اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمْر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشْر بَپا ہو گا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔"** (سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج ۴، ص ۳۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلْمی اداکار یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفّار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بَدتَرین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں کُفّار کے ناموں سے پُکارا جائے۔ وَالعِیَاذُ بِاللہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُمُوماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تَلاش کِیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے؟ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں

یہ خُوشی حُبِّ جاہ(یعنی تعریف کی خواہش) کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسْمائے مُبارَکہ اور صَحابہ کِرام و تابعینِ عِظام اور اولیائے کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف(یعنی بزرگوں) سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہوجائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی میں مدنی اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ناموں کے حَوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینۃ کی مَطبوعہ تقریباً 180 صَفَحات پر مُشتَمِل کتاب **"نام رکھنے کے احکام"** کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے نام رکھنے کیلئے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، نیز اس کے عِلاوہ بچوں کے نام رکھنے کے بارے میں کثیر مَدَنی پُھول جگہ بہ جگہ اپنی خُوشبُوئیں مہکا رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مُختلف مَواقع پر ان حضرات کی ایسی شان وعَظَمت بیان فرمائی جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مَحبَّت بڑھے گی۔ آیئے ان کی شَان وعظمت سے مُتعَلِّق چند فرامینِ مُصْطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ،یعنی جس نے ان دونوں سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت کی۔(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ،۱/۹۶، حدیث:۱۴۳)

ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو(2) پُھول ہیں۔(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، الحدیث:۳۷۵۳، ج۲،ص۵۴۷)

www.dawateislami.net

عاشقِ صحابہ واہلبیت، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش)

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَنَّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی، ج۵، ص ۴۲۶، ح ۳۷۹۳)

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے مَحَبَّت واجب ہے:

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیتِ مُبارکہ "قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ" (پ25، سُورَۃُ الشُّوریٰ:23) نازِل ہُوئی

تَرجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، مگر قَرابَت کی مَحَبّت "تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وہ کون سے قَرابَت دار ہیں، جن سے مَحَبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، فاطِمَۃُ الزَّھْرا اوران کے دونوں بیٹے (یعنی حضرت سیّدنا امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)۔ (معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب، ۳/۴۷، حدیث: ۲۶۴۱)

بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسول اللہ
پئے شبّیر و شبّر فاطمہ حیدر مدینے میں

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ اَہْلِ بیت کی مَحَبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر

www.dawateislami.net

مُسلمان کے نزدیک اپنی جان و مال، عِزّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، اَہلِ بیتِ کرام ہونے چاہئیں۔ ان مبارک ہستیوں کی مَحَبَّت، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت، اِیمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ “یعنی کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے ”وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ “اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو ”وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ “اور میری اَوْلاد اس کو اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو ”وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ “اور میرے اَہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵ بتصرف ما)

اَہلِ بیتِ اَطہار کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خُوب سُتھرا کر دے۔

اکثر مُفَسِّرینِ کرام کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، حضرت سَیِّدہ فاطِمہ زَہرا، حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے حق میں نازِل ہُوئی۔ امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرتِ ابُو سَعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت کی ہے کہ یہ آیت پنجتن

www.dawateislami.net

پاک کی شان میں نازِل ہوئی۔ پنجتن سے مُراد حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرتِ علی، حضرت فاطمہ، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ہیں۔ (سوانح کربلا، ص ۸۰، ۷۹، ملتقطا)

ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ حُضُور، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحِبزادیوں اور قَرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴)

آیتِ مُبارَکہ کی تَفْسِیر کرتے ہوئے، اِمام طَبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحش چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک وصاف کر دے۔ (طبری، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۳۳، ج ۱۰ ص ۲۹۶)

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَید مُفْتی محمد نَعیمُ الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہْلِ بیتِ کِرام کے فَضائل کا مَنْبَع ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخْلاقِ دَنِیَّہ واَحْوالِ مَذمُومہ (یعنی بُرے اَخلاق واَحوال) سے اُن کی تَطْہیر فرمائی گئی (یعنی اِنہیں بُرے اَخلاق سے محفوظ رکھا گیا)۔ بعض احادیث میں مَرْوِی ہے کہ اَہْلِ بیت، نار پر حَرام ہیں (یعنی اہلِ بیت جنّتی ہیں) اور یہی اس تَطْہیر کا فائدہ اور ثَمرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۸۲)

ہمیں بھی اَہْلِ بیتِ پاک سے مَحَبَّت قائم رکھتے ہوئے، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشِش کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدْقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کر کے جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

www.dawateislami.net

یارَ ہائے صُحُف غُنْچہ ہائے قُدُس　　اَہْلِ بیتِ نَبُوّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تَطْہیر سے جس میں پودے جمے　　اس رِیاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خَیْرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر　　اُن کی بے لَوث طِینت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے لئے روشنی کا انتظام ہوگیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَہْلِ بیت میں سب سے عَزیز اور محبوب حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی دونوں شَہزادوں کو اپنے کندھوں پر سُوار کرلیا کرتے، حتّٰی کہ نماز میں سجدے کی حالت میں دونوں پُشتِ اَطہر پر سُوار ہوتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ طَویل کردیا کرتے اور جب سجدے سے سرِ اَقْدس اٹھاتے تو اِنہیں آرام سے زمین پر بٹھادیتے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوھُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک روز ہم سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ نمازِ عِشاء ادا کررہے تھے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سَجدے میں گئے تو امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشت مُبارَک پر سُوار ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سَر اٹھایا تو ان کو نَرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھادیا، پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ سجدے میں گئے تو امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے دوبارہ ایسے ہی کیا، حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز مکمّل فرمالی اور ان دونوں کو اپنی رانوں پر بِٹھالیا۔ (مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۵۹۲/۳، حدیث: ۱۰۶۶۴ بدون الی امھما، البدایۃ والنھایۃ ثم دخلت سنۃ احدوستین، ۱۶/۵، ۷) اسی طرح بَچپَن میں ایک مَرتبہ خُطبے کے دوران دونوں

www.dawateislami.net

شہزادے مسجد میں تشریف لائے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ چھوڑ کر ان کے پاس گئے اور انہیں اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ (ترمذی، ج۵، ص۴۲۹، ح۳۷۹۹)

آقا کی امام حسن پر خصوصی شفقت:

حضرت سیّدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چُوما، سُونگھا اور سینے سے لگالیا، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک انصاری صَحابی کھڑے تھے، انہوں نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اس قدر شَفْقَت دیکھ کر عرض کی: **یارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا بھی ایک بیٹا ہے، جو اَب بالغ ہوچکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے، تو اس میں میرا کیا قُصُور ہے۔ (المستدرک، من فضائل الحسن بن علی، ج۴، ص۱۶۱، حدیث:۴۸۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بھی اپنے بچوں کے ساتھ پیار و مَحبَّت سے پیش آنا، ہر معاملے میں ان کے ساتھ مُشْفِقانہ برتاؤ کرنا اور انہیں اپنے ساتھ کھلانا چاہیئے۔ بات بات پر مار پیٹ کرنا، جِھڑکنا، آنکھیں دِکھانا اِنتہائی نُقصان کا باعِث بن سکتا ہے، لہٰذا بچوں کی دِلجُوئی اور ان کی بہتر تربِیَت و پرورِش کی پُوری پُوری کوشِش کرنی چاہیئے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "تربیتِ اولاد" لیجئے، آپ کو معلوم ہو گا کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی ہے؟ اِسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رِسالہ "اولاد کے حقوق" جو کہ مکتبۃ المدینہ سے آسان کر کے شائع کیا گیا ہے، اس کا مطالعہ بھی مُفید ہو گا۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! اب سُنیے کہ بچوں کو خوش کرنے کی کیا فضیلت ہے چنانچہ:

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے "اَلْفَرَح" کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خُوش کرتے ہیں۔" (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک سُوال کے جَواب میں باپ پر اَولاد کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باپ "خدا کی ان اَمانتوں کے ساتھ مہر ولطف (شَفْقت و محبَّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِلجُوئی، دِلداری، رِعایَت و مُحافَظت ہر وَقْت حتّٰی کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ نَیا میوہ، نَیا پھل پہلے اِنہیں (اِنہی) کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مُناسِب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدُور (حسبِ استطاعت) انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شَرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے، بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پُورا کرنے کا قصد (اِرادہ) رکھتا ہو۔ چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر ویکساں دے، ایک کو دوسرے پر بے فضیلتِ دینی (دِینی فضیلت کے بغیر) ترجیح نہ دے۔" (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے محبَّت کا ایک اور پہلو سماعَت فرمایئے، چنانچہ

سرکار حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کو دم فرمایا کرتے تھے:

حضرت سیّدنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے رِوایَت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیّدنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کَلِماتِ تَعوُّذ کے ساتھ دَم فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہارے جَدِّ اَمجد یعنی حضرت

www.dawateislami.net

ابراہیم بھی اپنے صاحبزادوں حضرت اسماعیل وحضرت اِسحاق عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو اِنہی کَلِمات کے ساتھ دَم فرمایا کرتے تھے:اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ وَّھَامَّةٍ وَّمِنۡ کُلِّ عَیۡنٍ لَّامَّةٍ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کَلِمات کے ذریعے ہر شیطان وزہریلے جانور اور ہر نَظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲ /۴۲۹، حدیث:۳۳۷۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں:"کَلِمَاتُ اللهِ (اللہ کے کلمات) سے مُراد سارے اَسماءِ الٰہیہ (اللہ کے نام) ہیں، چونکہ وہ ہر نَقۡص (کمی) اور خرابی سے پاک ہیں، اس لیے اُنہیں تامّات کہا گیا، جیسے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ لینا ضروری ہے، ایسے ہی اس کے ناموں کی پناہ بھی ضروری ہے۔" مزید فرماتے ہیں: جنّ اور نَظرِ بد سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، جنّ کا اثر قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ج۲، ص ۴۰۹ ملتقطاً)

قراٰن پاک میں بیماریوں سے شفا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے دَم وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیارے نواسوں کو دَم فرمایا کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مُبارکہ کے ذریعے بیماروں پر پڑھ کر دم کرنے سے مُتَعَلِّق کئی روایات مَوۡجُود ہیں: چنانچہ، اُمُّ الۡمُؤۡمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡہَا بیان فرماتی ہیں: جب رَسُوۡلُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہۡل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ پڑھ کر دَم فرماتے۔(مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص۱۲۰۵، حدیث: ۲۱۹۲)

اَعۡلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جائز تعویذ کہ قراٰنِ کریم یا اَسمائے اِلٰہیّہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں) یادیگر اَذکار و دَعوات (دُعاؤں) سے ہو، اس میں

www.dawateislami.net

اَصلاً(بالکل) حَرَج نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے ہی مقام میں فرمایا کہ "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُم اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ یعنی تم میں جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کو نَفْع پہنچا سکے (تو اسے نَفْع) پہنچائے۔" (مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ من العین۔۔۔الخ، ص۱۲۰۸، فتاویٰ افریقہ ،ص ۱۶۸) اَلْبَتَّہ غیر شَرعی تعویذات اور غیر شرعی کلمات والے دَم ناجائز ہیں جیسا کہ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "وہ مَقْصود جس کے لئے وہ تعویذ یا عمل کیا جائے، اگر خِلافِ شَرع ہو، ناجائز ہو جائے گا، جیسے عورتیں تَسْخِیْرِ شوہر (شوہر کو مَغْلُوب کرنے) کیلئے تعویذ کراتی ہیں، یہ حکمِ شرع کا عکس ہے (خِلافِ شریعت ہے) ، یُونہی تَفْرِیق و عَداوت (یعنی آپس میں جُدائی ڈالنے اور دُشمنی پیدا کرنے) کے عمل و تعویذ کہ مَحارِم (رشتہ داروں) میں کئے جائیں، مثلاً بھائی کو بھائی سے جُدا کرنا، یہ قَطعِ رحم ہے اور قَطعِ رحم حرام، یُونہی زَن وشو (میاں، بیوی) میں نِفاق ڈلوانا (بھی حرام ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۴، ص۱۹۶)

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خَیْر خواہیِ مُسْلِمین کے جَذبے کے تحت جہاں دیگر شعبہ جات قائم فرمائے ہیں، وہیں مَجلِس مکتُوبات و تَعوِیذاتِ عطاریہ کا شعبہ بھی قائم فرمایا ہے، جس کے تحت نہ صرف مکتوبات کے ذریعے پریشان حالوں کی غمخواری کی جاتی ہے، بلکہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ تعویذات و اَوْراد و وظائف کے ذریعے مُختلف پریشانیوں کا حل اور فی سبیل اللہ بیماروں کا علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ہر ماہ تقریباً 1,25,000 (ایک لاکھ پچیس ہزار) مریضوں کو 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اورادِ عطاریہ دیئے جاتے ہیں، یہ تعویذات آپ "تعویذاتِ عطاریہ" کے بستے سے فِی سَبِیلِ اللّٰہ مُفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی محبت و شفقت تھی، مزید عشقِ حسنینِ کریمین بڑھانے والی بات سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ عاشقِ صحابہ واہلبیت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایہء شاہِ ثقلین ... اُس نور کی جلوہ گاہ تھی ذاتِ حسنین

تمثیل نے اُس سایہ کے دو حصے کیے ... آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

رُباعی کی وضاحت: یوں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا، مگر جب آپ کے فیضان کا سایہ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر پڑا تو سِینے تک امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مشابہ ہوگئے اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سینے سے پاؤں تک مشابہ ہوگئے۔

قصیدہء نور میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک ... حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں ... خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا

یادرکھئے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری قرآن وحدیث کی ترجمانی اور بزرگوں کے اقوال واحوال کے مطابق ہے، اعلیٰ حضرت نے حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مشابہت کو یوں ہی نہیں لکھ دِیا بلکہ

ترمذی شریف میں ہے: سید الاولیاء، مولیٰ مشکل کشاء، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فرماتے ہیں: امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہ تھے اور اِمام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس سے نیچے کے حصے میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت مشابہ تھے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا از سر تا قدم بالکل ہمشکلِ مصطفٰی تھیں۔ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادگان یعنی حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔ (مرآۃ جلد 8 ص 480)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اَہلِ بیت اور پیارے نواسوں سے بے انتہا مَحبَّت کرتے دیکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحبَّت وشَفْقَت سے پیش آتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ کے اہلِ بیتِ اطہار اور بالخُصوص حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا بے حد خَیال رکھا کرتے، چُنانچہ

صدّیقِ اکبر کی اِمامِ حسن سے مَحبَّت:

حضرت سیِّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِین مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ”نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقارِب (رشتہ دار) مجھے اپنے اَقارِب سے زیادہ عَزِیز ہیں۔" (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، الحدیث: ۴۰۳۶، ج۳، ص۲۹)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلبیت

(ذوقِ نعت)

فارُوقِ اعظم کی امامِ حُسین سے والِہانہ مَحَبَّت:

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک دن اَمِیْرُالْمُو منین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت اَمِیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دروازے پر کھڑے اِنتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو ان کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔ بعد میں اَمِیْرُالْمُو منین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی تو میں نے عرض کی: "اے اَمِیْرُالْمُو منین! میں آپ کے پاس آیا تھا، مگر آپ حضرت اَمِیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مَصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے، مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔" تو فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے حسین! میری اَوْلاد سے زِیادہ، آپ اس بات کے حق دار ہیں کہ آپ اَندر آجائیں اور ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد کس نے اُگائے ہیں، تم ساداتِ کرام نے ہی تو اُگائے ہیں۔"

(تاریخِ ابن عساکر، ج ۱۴، ص ۱۷۵)

www.dawateislami.net

شیرِ خدا کی امام حسن سے محبّت :

حضرت سَیِّدُنا اَصْبَغْ بن نُباتہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ان کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی اُن کے ساتھ عِیادت کے لئے حاضِر ہُوئے۔ حضرت سیّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَیْرِیَّت دریافت کرتے ہوئے فرمایا: اے نواسہ ٔ رسول !اب طَبِیعَت کیسی ہے؟ عَرض کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہتر ہوں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے، پھر حضرت سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: مُجھے سہارہ دے کر بٹھائیں، حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا، پھر حضرت سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایک دن مجھ سے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے !جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی،

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (ترجمہ ٔ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔)(پ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۳۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعہ سے جہاں حَضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحَبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیان کردہ فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصِیبَتوں اور آزمائشوں پر صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن ان کے صَبْر کا پُورا پُورا اَجْر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر

کام میں ہزارہا حِکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لٰہذا ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفلسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدستی کے سبب مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ربّ تعالیٰ کی ذات پر بے جا اِعتراضات کر کے اپنی زَبان سے کُفریات بکنے کے بجائے، اِن آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر و تحمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصیبتیں اور بلائیں گُناہوں کے کفّارے اور دَرَجات میں بلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثَواب عَطا کیا جائیگا، تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٤ ص ١٨٠ حدیث ٢٤١٠ دارالفکر بیروت)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں"** کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی تمنّا و آرزو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زَدوں کو مل رہا ہے۔" (مراٰۃ، ج۲ص، ۴۲۴)

نافرمانوں کی خُوشحالی میں حکمت:

بعض اَوقات مُسلمان اپنی خستہ حالی اور کافِروں کی عیش و عشرت سے بھرپُور زِندگی کو دیکھ کر بھی وَسْوَسوں کا شِکار ہو جاتا ہے اور اس کے ذِہن میں طَرح طَرح کے سُوالات پیدا ہوتے ہیں، حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلالُہٗ کی بہُت بڑی حِکْمَت پوشیدہ ہے۔ چنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پَروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! مومن بندہ تیری اِطاعت کرتا اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی)

www.dawateislami.net

سے بچتا ہے (لیکن) تُو اس کے لیے دُنیا تنگ فرما کر اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور کافر تیری اِطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) پر جُرأت کرتا ہے، لیکن تُو اس سے مُصیبت کو دُور رکھتا اور اس کیلئے دُنیا کُشادہ کر دیتا ہے، (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحْی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں اور مُصیبَت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں، مُومِن کے ذِمّہ گُناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کر کے اُسے آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مُصیبت) اس کے گُناہوں کا کَفّارہ بن جاتی ہے، حتّٰی کہ وہ مُجھ سے مُلاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دوں گا اور کافر کی (دنیاوی اعتبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں، تو میں اس کے لیے رِزق کُشادہ کرتا اور مُصیبت کو اس سے دُور رکھتا ہوں تو یُوں اس کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں ہی دے دیتا ہوں، حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے مُلاقات کرے گا تو میں اس کے گُناہوں کی اس کو سَزا دُوں گا۔ (1)

بہر حال ہمیں مُسلمان ہونے کی حیثیت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو حکمت پر مُشْتَمِل سمجھنا چاہیے اور مُصِیبت پر صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اَجْر و ثواب کا خُوب خُوب ذَخیرہ کرنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے صَبری و ناشُکرِی سے بَچائے اور صَبْر و شُکْر کا عادی بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی مَحَبَّت:

حضرت سیِّدنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1] ... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الثالث... الخ، ۴/۱۶۲

www.dawateislami.net

نے فرمایاہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین (3) دن رات سے زیادہ قَطع تَعَلُّق کرے۔ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔ حضرت ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے دَرمِیان کوئی شکر رَنْجی ہوگئی ہے۔میں امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی اِقْتِداء کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور باہم قَطع تَعَلُّق کر رکھاہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو(2) آدمیوں کے درمیان قَطع تَعَلُّق ہو جائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرُور پہل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں ساراواقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تَشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہوگئی۔(ذخائر العقبی، ص۲۳۸)

رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحمت نہیں اُترتی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین (3) دن رات سے زیادہ قَطع تَعَلُّق کرے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر لوگ ناراض ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، معمولی سی رنجش پر خاندان جُدا ہو جاتے ہیں، بعض اوقات خونی رِشتے بھی قتل و غارت گری پر اُتر آتے ہیں۔ یہ مدنی ماحول سے

www.dawateislami.net

دُوری اور علمِ دِین کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مدنی قافلوں میں سفر کرکے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کرکے علمِ دین حاصل کریں تاکہ جہالت کی وجہ سے جو گناہ ہوتے ہیں، اُن سے بچ سکیں۔

قطعِ رِحمی کرنے والا مغفِرت سے محرُوم:

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: پیر اور جمعرات کو اللہ تَعالٰی کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عَداوت رکھنے اور قطعِ رِحمی کرنے والوں کے عِلاوہ سب کی مَغْفِرَت فرمادیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج، اص۱۶۷، حدیث:۴۰۹)

حضرتِ سَیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنْقُول ہے، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار صُبح کے وَقت مَجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت کی دُعا کریں، کیونکہ قاطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں مَوْجُود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہوگی۔) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۹ ص۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

ناراض رِشتے داروں سے صلح کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطعِ رحمی کرلیتے ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کردہ حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصُور ہو، صُلح کیلئے خُود پَہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خَندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے

میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ۔ یعنی "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اور ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے، ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا مُظاہَرہ کرتے رہیے، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **صِلَۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے ہیں:** ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا حاصِل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خُوشی کا سَبَب ہے ❀ فِرِشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے ❀ مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزْق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباءِ واَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔ (تَنبیہُ الغافِلین ص۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عَا۔شَ۔رے) کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے اور ہر ماہ کم اَز کم تین (3) دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر کیجئے، نیز مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق زِندگی گُزاریئے۔ نیز صِلہ رحمی کے فَضائل وبرکات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت صفحہ نمبر 156 تا 161"، رسالہ "**ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی** اور اِحترامِ مسلم" کا مُطالَعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعَظمت اور ان کی سِیرت کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ہمارے آقا مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دونوں شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، کبھی اپنے مُبارَک کندھوں پر بٹھالیا کرتے تو کبھی پیٹھ پر، کبھی ان کی خاطِر سجدہ طویل فرماتے تو کبھی انہیں سینے سے لگاتے، پیشانی کو چُومتے اور انہیں پھُولوں کی طرح سُونگھا کرتے۔یادرکھئے!اس میں ہمارے لئے بھی یہ دَرْس مَوْجُوْد ہے کہ ہم بھی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے خُوب خُوب مَحَبَّت کریں اوران کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے اپنی زِنْدگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں سُرخروئی اور کامیابی قدم چُومے گی۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:"اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء

www.dawateislami.net

،ج۱،ص۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اس پُر فتن دور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔اسلامی بھائیوں کے لئے 72،اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83،اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40مَدَنی اِنعامات ہیں،اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَةُ الْمَدِيْنه کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں،ان کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللهعَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔آیئے مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں ،انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کومَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیاہے۔مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد

www.dawateislami.net

میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا اِلٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ و

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (2)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول

❀ مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حَرَام ہے۔ ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا

---

2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ❀**لوہے** کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی ج ۳ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❀مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے(رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۹۷) ❀ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔❀حُروفِ مُقَطَّعات (مُ۔قط۔طَ۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چھونا یا مُصَافَحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ❀اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا(ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے۔❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم(یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی(ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۴۱) ❀عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحَب ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) ❀مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیۡمًا یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا ، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر توبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(۲) کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی

www.dawateislami.net

تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ**

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) **تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ**

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) **رحمت کے ستّر (۷۰) دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ**

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) **چھ (۶) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب**

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

www.dawateislami.net

حضرت احمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (۶) لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)

(6) دُرُودِ شَفَاعت: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

(یعنی خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروَردگار ہے)

www.dawateislami.net